REGD. No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ
عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم سہ شنبہ — فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ — ۲۰ فتح ۱۳۳۹ ھش — ۲۰ دسمبر ۱۹۶۰ء — نمبر ۲۹۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

ربوہ ۱۹ دسمبر بوقت دس بجے صبح

گزشتہ دو دن حضور کو بائیں ٹانگ میں نقرس کی شدید درد کی تکلیف رہی اور بہت بے چینی رہی۔ گزشتہ دو راتیں نیند بھی ٹھیک طرح نہیں آئی نیز اعصابی بے چینی بھی بہت رہی۔ آج رات بھی نیند نہیں آئی۔ اس وقت درد بدستور ہے۔

احباب جماعت ان ایام میں نہایت درد والحاح کے ساتھ اپنے پیارے امام کی کامل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں تا وہ قادر و شافی خدا اپنے خاص فضل سے حضور کو شفا عطا فرمائے۔ آمین

قادیان کے جلسہ سالانہ کے متعلق پہلے دو دن کی اطلاع

ہندوستان، پاکستان اور برما کے احمدی احباب کی شرکت

قادیان کا مبارک جلسہ سالانہ جو ۱۶ دسمبر کو وہاں شروع ہوا تھا اس کے پہلے اور دوسرے دن کے متعلق مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان کی طرف سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں جو اطلاعات بذریعہ تار موصول ہوئی ہیں وہ درج ذیل ہیں:-

(۱) پہلے دن (۱۶ دسمبر) کی اطلاع۔ "پاکستان کا قافلہ گزشتہ شب بخیریت کے ساتھ قادیان پہنچ گیا۔ پاکستان سے آنے والے دوستوں کی مجموعی تعداد (بشمول اپنے طور پر آنے والوں کے) دو سو پینتیس ۲۳۵ ہے۔ اور ہندوستان کے مختلف حصوں سے آنے والے اصحاب کی تعداد تین سو بیس ہے (جو گزشتہ سب تعدادوں سے زیادہ ہے) جلسہ کی کارروائی خدا کے فضل سے شروع ہو گئی ہے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام بھی پہنچ گیا ہے۔ جلسہ کی کامیابی کے لئے دعا کی جائے"۔ (۱۶ دسمبر بوقت چار بجے سہ پہر)

(۲) دوسرے دن (۱۷ دسمبر) کی اطلاع۔ "قادیان کے جلسہ سالانہ کے لئے برما سے بھی دس دوست پہنچے ہیں۔ اور آٹھ دوست مشرقی پاکستان سے آئے ہیں۔ جلسہ خدا کے فضل سے بخیر و خوبی جاری ہے۔ احباب جلسہ کے کامیاب اور بابرکت اختتام کے لئے دعا فرمائیں"۔

پاکستان اور جاپان کے درمیان تجارت اور دوستی کے معاہدہ پر دستخط ہو گئے

دونوں ملک داخلہ، قیام، تجارت اور دوسرے معاملات میں ایک دوسرے سے انتہائی ترجیحی سلوک کریں گے

ٹوکیو ۱۹ دسمبر۔ کل یہاں پاکستان اور جاپان کے درمیان دوستی اور تجارت کے ایک معاہدے پر دستخط کئے گئے جس کے تحت دونوں ملک ایک دوسرے کے باشندوں سے داخلے قیام تجارت اور دوسرے معاملات پر ایک دوسرے سے انتہائی ترجیحی سلوک کریں گے۔ ابتداء میں یہ معاہدہ پانچ سال کے لئے ہوگا۔ اس پانچ سالہ معاہدے پر پاکستان کی طرف سے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان اور جاپان کی طرف سے وزیراعظم مسٹر اکیدا اور وزیر خارجہ مسٹر کوساکا نے دستخط کئے۔ معاہدے میں چودہ دفعات ہیں۔ اس کے علاوہ فریقوں کا ایک بیان بھی ہے معاہدے کے تحت زرمبادلہ پر کنٹرول اور دوسری اشیاء کی درآمد کے سلسلہ میں ایک دوسرے ملک سے انتہائی ترجیحی سلوک کیا جائے گا

ویزے ختم کرنے کا معاہدہ

ٹوکیو ۱۹ دسمبر پاکستان اور جاپان کی حکومتوں نے دو طرفہ بنیاد پر ویزوں اور ویزوں کی فیس ختم کرنے کا معاہدہ کیا ہے۔ یہ معاہدہ یکم جنوری ۱۹۶۱ء سے نافذ ہوگا۔ اس کے تحت اپنی حکومت کا جائز پاسپورٹ حاصل کرنے والے ایک ملک کے باشندے ویزوں کے بغیر دوسرے ملک میں آزادی سے سفر کر سکیں گے بشرطیکہ ان کا قیام تین ماہ سے زیادہ مدت یا کسب زر کی سرگرمیوں کے سلسلہ میں نہ ہو۔

— لیوپولڈویل ۱۹ دسمبر۔ کانگو کی فوج کی حراست سے آسٹریا کے میڈیکل مشن کے ارکان کو رہا کرانے کے لئے کل اقوام متحدہ کی فوج سے وابستہ نائیجیریا کے دستوں کو کانگوی فوجیوں پر گولی چلانا پڑی جس سے کانگو کے دس فوجی ہلاک ہو گئے۔ جوابی فائرنگ سے نائیجیریا کا ایک سپاہی ہلاک ہوا۔ آسٹریا کے میڈیکل مشن کا کوئی رکن زخمی نہیں ہوا۔

ضروری اعلان

برائے رضا کاران بر موقعہ جلسہ سالانہ

باہر سے آنے والے جن انصار و خدام نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ڈیوٹی ادا کرنے کے لئے اپنے نام دفاتر انصار اللہ و خدام الاحمدیہ میں بھجوائے ہیں وہ مورخہ ۲۴-۲۵ دسمبر بوقت ۲ بجے تا ۸ بجے شام دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں تشریف لا کر مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب منتظم معاونین کو ملیں اور ان سے اپنی ڈیوٹی معلوم کر کے فوراً اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہو جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

وقف جدید کا چندہ جلسہ سالانہ تک ضرور ادا کریں

— مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم تعلیم وقف جدید ربوہ —

"وقف جدید کا تیسرا سال ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء کو ختم ہو رہا ہے۔ اس مبارک تحریک کی اہمیت اور اس کے نتائج سے احباب واقف ہیں۔ جن دوستوں نے اپنے چندہ وقف جدید کے وعدے کی رقوم ادا نہ کی ہوں ان کو چاہیئے کہ جلسہ سالانہ تک ضرور ادا کر دیں۔ تا کہ مالی تنگی اس تحریک کے کام میں روکاوٹ یا پریشانی کا باعث نہ ہو سکے۔ ابھی تک آمد میں ہزاروں روپے کی کمی ہے"۔

(خاکسار:۔ مرزا طاہر احمد ناظم تعلیم وقف جدید ربوہ)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۰ء

وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر

اسلام کی صداقت کا ایک بڑا ثبوت یہ ہے کہ اس نے گذشتہ انبیاء علیہم السلام اور صالحین کی زندگیوں سے وہ ناپاک گرد و غبار دور کیا ہے جس کو ان کے ماننے والوں نے اپنی بے راہ رویوں کی پردہ پوشی کے لئے ان پر ڈال رکھا تھا۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ بائیبل میں اللہ تعالیٰ کے تقریباً تمام پاک نبیوں کے متعلق ایسے واقعات درج کر دیئے گئے ہیں جن سے ان کا معصوم ہونا مجروح ہوتا ہے۔ اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایسا یسوع مسیح کی فوقیت ثابت کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ جو مذہب گذشتہ نبیوں کے متعلق اچھا تصور نہیں دیتا بنیادی طور پر خود اسکے ماننے والوں کی ذہنیت صحیح نہیں ہے۔ خود انجیل میں بعض اقوال یسوع مسیح کے ایسے ظاہر کئے گئے ہیں جن سے سابق انبیاء علیہم السلام کی توہین نکلتی ہے۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم نبی سے ہرگز توقع نہیں ہو سکتی کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو بٹ مار ایسے الفاظ سے یاد کرتے ہوں۔ ہماری دانست میں یہ سب بعد کی ملائی ہوئی باتیں ہیں۔ ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں۔

اسلام نے نہ صرف ان انبیاء علیہم السلام کی بریت کی ہے بلکہ خود جو ناواجب باتیں حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق خود ان کے ماننے والوں نے ان کے ذمہ لگا رکھی ہیں ان کی بھی صفائی کی ہے۔ مثلاً عیسائی مانتے ہیں کہ نعوذ باللہ آپ نے صلیب پر جان دی۔ حالانکہ تورات کے مطابق صلیب کی موت لعنتی موت ہے۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ اور لعنت کے معنی ہیں خدا سے دور افتادہ۔ یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک بندے پر ایسی موت وارد ہونے دیتا مگر ذہنی عجوبہ کا کمال دیکھئے کہ آپ کے ماننے والوں نے ایسی موت کو ذریعہ نجات بنایا ہے۔ پھر آپ کو جو وحدت خداوندی کا پیغام دینے آئے تھے اللہ تعالیٰ کا شریک بنا لیا۔

اسلام نے ان تمام باتوں کی پرزور تردید کی ہے اور آپ کو عباد الرحمٰن میں سے شمار کیا ہے۔ اور آپ کا دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرح کلمۃ اللہ اور روح من اللہ ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ پھر آپ کے دشمنوں نے آپ اور آپ کی عفیفہ والدہ پر جو الزام تراش رکھا ہے قرآن کریم نے اس کی پرزور تردید کی ہے۔

اسی طرح ہندوؤں نے اپنے انبیاء علیہم السلام کے ساتھ سلوک کیا ہے انہوں نے بھی بہت سی شرک کی باتیں ان کی طرف منسوب کر دی ہیں۔ اور حضرت کرشن علیہ السلام اور حضرت رام علیہ السلام کی سوانح حیات میں ایسی باتیں شامل کر دی ہیں کہ جو ادنیٰ لوگوں کے ساتھ بھی منسوب نہیں کی جا سکتیں۔ مثلاً حضرت کرشنؑ اور گوپیوں کے ایسے ایسے حیا سوز قصے ایجاد کئے ہیں کہ جن کو سن کر انسان حیران رہ جاتا ہے۔ اسی طرح حضرت رام اور ان کی قابل عزت بیوی سیتا کے متعلق بھی بہت سی ناواجب حکایات گھڑ رکھی ہیں۔ حیرت ہے کہ ایک طرف تو ان بزرگوں کو خدائی کا درجہ دیا جاتا ہے اور دوسری طرف ان کے ساتھ ایسی باتیں منسوب کر دی ہیں کہ جو نعوذ باللہ اوباشوں کے ساتھ بھی لگا نہیں کھاتیں۔ اور افسوس یہ ہے کہ آج علم کی ترقی کے زمانے میں بھی ان چیزوں کو جاری رکھا گیا ہے جو ہندوؤں نے اپنی جہالت کی وجہ سے امتداد زمانہ کے ساتھ ان پاک لوگوں کے متعلق ایجاد کی ہیں اور نہایت فخر سے کھیل تماشوں میں ان کو دہرایا جاتا ہے۔

ذیل میں ہم ایک عالیہ واقعہ درج کرتے ہیں جو روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۱۶/۱۲/۶۰ کے سر راہے کے کالم سے لیا گیا ہے واقعہ یہ ہے کہ میرٹھ کے ایک "کالج ہفتہ" کے سلسلہ میں قومی کھیلوں، مشاعرہ اور سنگیت وغیرہ کے پروگرام پیش کئے گئے۔ رنگا رنگ پروگرام کے درمیان میں سٹیج پر رامائن کا ڈرامہ بھی کھیلا گیا۔ یہ ڈرامہ کیا تھا رامائن کی ایک شرمناک فلمی پیروڈی تھی اور اس پر رامائن کا نہیں بلکہ لیلیٰ مجنوں کے ڈرامے کا گمان ہوتا تھا اسکے بعد ڈرامہ کی تفصیل دی گئی ہے۔ جس میں ڈرامہ میں رام چندر جی وغیرہ کے متعلق ایسے گانے بھی دئے گئے جو صرف فلموں میں عام طور پر گائے جاتے ہیں۔ اس تفصیل کے بعد "روزنامہ پرتاب" لکھتا ہے:۔

"رامائن کے ساتھ جس سے کروڑوں ہندوؤں کے دھارمک جذبات وابستہ ہیں۔ اس سے بڑا شرمناک مذاق اور کیا ہو سکتا ہے اور ان کی غیرت پر اس سے بڑا تازیانہ کیا لگایا جا سکتا ہے؟ لیکن مصیبت یہ ہے کہ دھارمک معاملات میں ہندوؤں کا احساس ختم ہو چکا ہے۔ رادھا کو یار لوگوں نے فلم ایکٹرس میں بدل ڈالا۔ یوگیراج کرشن کو (معاف کیجئے گا) ٹیڈی بوائے کی شکل دیدی گئی۔ کیلنڈروں پر کرشن اور رادھا کی تصویروں میں شرمناک مناظر پیش کئے گئے۔ لیکن ہندوؤں کی غیرت میں ذرا حرکت پیدا نہ ہوئی۔ نتیجہ یہ ہے کہ اب بات حد سے بڑھتی جا رہی ہے۔"

حیرت ہے کہ پرتاب کو اس ڈرامہ پر آج اعتراض کرنے کی سوجھی ہے ورنہ اصل بات یہ ہے کہ صدیوں سے حضرت کرشن اور حضرت رام کے ساتھ اسی قسم کا مذاق ہندو کرتے چلے آئے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی تصانیف میں اسکے متعلق کئی بار توجہ دلائی ہے۔ لوگوں نے اپنی بدکاریوں پر پردہ ڈالنے کے لئے ان پاکوں کی زندگیوں میں بھی تصرفات کئے ہیں اور ان کے متعلق ایسے ایسے قصے کہانیاں بنائے ہیں کہ جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بھی انہی کی طرح گناہوں کی گندگیوں سے لت پت تھے۔

الغرض خود ان بزرگوں کے ماننے والوں نے ان کے ذمہ بعض ایسی باتیں لگا رکھی ہیں جو خدا تعالیٰ کے بندوں کی شان کے شایاں نہیں۔ وہ سب بزرگ نیک تھے اور ان میں ہرگز ایسی باتیں نہ تھیں جو گناہ کی باتیں ہیں۔

اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے ان کو نہ صرف تسلیم کیا ہے بلکہ ان پاک بندوں کی صفائی کی ہے اور ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر کا اصول پیش کر کے بتایا ہے کہ ہر قوم میں انبیاء اور مصلح آتے رہے ہیں۔ ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "پیغام صلح" سے ایک حوالہ پیش کیا جاتا ہے جس سے اس بارہ میں اسلام کی تعلیم واضح ہوتی ہے:۔

"خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا کہ الحمد للہ رب العٰلمین۔ اور جا بجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہے ہیں۔ بلکہ خدا نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا۔ اور قرآن شریف میں طرح طرح کی مثالوں میں بتلایا گیا ہے کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کیلئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیض یاب کیا ہے۔ جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے ان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔

سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے۔ وہ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے، اور تمام زمانوں کا رب ہے اور تمام مکانوں کا رب ہے اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں۔ مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر

(باقی صفحہ پر)

اوامر و نواہی

"زبان"

--- از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) ربوہ ---

(۲)

اس سے قبل زبان سے متعلق بعض نواہی کا ذکر کیا گیا تھا۔ اب میں ایسی باتوں کو لیتا ہوں جو زبان سے کرنے کی ہیں:۔

(۱) خدا تعالےٰ کے ذکر سے اپنے اوقات کو معمور رکھو اور اس کی حمد کے ترانے ہر وقت گاتے رہو۔ اس حمد و ثنا میں کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ۔ کہ ہر کام میں مشغول رہتے ہوئے ہر وقت اس کے ذکر سے زبان کے اعصاب اور دل کی تاروں کو حرکت دینا ہی سب سے بڑی نیکی ہے۔ حمد و ثنا کے ہلکے پھلکے بول میزان جزا و سزا میں بڑے بھاری ثابت ہوتے ہیں اور دلوں کے اطمینان کا باعث۔

(۲) قرآن پڑھو کہ تلاوت قرآن میں بڑی برکت ہے، قرآن جو اللہ کے ذکر سے بھرا ہوا ہے، قرآن جو ہمارے لئے ایک مکمل ہدایت ہے، قرآن جو خدائے واحد و یگانہ کی رحمانیت کو حرکت میں لاتا ہے، قرآن جو زبان اور اعمال کی کجیوں کو دُور کرتا ہے۔ قرآن جب ہمارے دل میں اترتا اور ہماری زبانوں پر جاری ہوتا ہے تو اس کی برکت سے ہماری زندگی کی ساری الجھنیں سلجھ جاتی ہیں۔ قرآن دلوں میں تقوےٰ پیدا کرتا اور انہیں مطہر بناتا ہے۔ قرآن خود کلید قرآن ہے۔ پس قرآن پڑھو، قرآن پڑھو۔

(۳) پیارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتے رہو۔ خدا تعالےٰ اور اس کے فرشتے اس نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر ہر آن اور ہر لحظہ درود اور سلام بھیج رہے ہیں۔ مظہر صفاتِ الٰہیہ اور فرشتہ صفت بنو اور اس نبیؐ پر ہمیشہ درود بھیجتے رہو۔ اس کی برکت سے ہماری زبانوں سے حکمت و معرفت کی نہریں جاری ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

> "جو اللہ تعالےٰ کا فیض اور فضل حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو لازم ہے کہ وہ کثرت سے درود شریف پڑھے۔ تاکہ اس فیض میں حرکت پیدا ہو۔"
>
> (الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء)

(۴) نماز پڑھو اور اپنی اولادوں اور متعلقین کو نماز کی تلقین کرتے رہو۔ اپنی نمازوں کو خدا تعالےٰ کے لئے بناؤ کہ یہ نمازیں صحیح معنوں میں برائیوں سے روکنے والی بنیں اور تا ہم خدا کی نگاہ میں اس اعانت کے مستحق ٹھہریں۔

(۵) ہمیشہ سچ بولو اور سیدھی بات کرو جس میں کسی قسم کا کوئی پیچ اور کجی نہ ہو کہ تا اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال کو درست کردے۔ اور تمہارے گناہوں کو معاف کرے۔

(۶) دعائیں کرو، بہت ہی دعائیں کرو اور سوز اور گریہ وزاری سے دعائیں کرو، تکبّر کے ہر جذبہ کو دل سے نکال کے انکساری اور فروتنی کے ہر جذبہ سے دل کو معمور کرکے دعائیں کرتے ہوئے اپنے مولا کے حضور جھک جاؤ کہ ہم کچھ بھی نہیں اور وہ سب کچھ ہے۔ دُعا سے خدا ملتا ہے، دعا سے کامیاب زندگی حاصل ہوتی ہے۔

(۷) استغفار کرتے رہو۔ اپنے لئے اپنے اقارب اور اپنے بھائیوں کے لئے کثرت سے استغفار کرو کہ ہمارا خدا غفور الرحیم ہے اور استغفار روحانی ترقیات کی کلید ہے۔

(۸) میٹھے بول بولو محبت سے بھرے ہوئے بول۔ تمہاری زبانوں سے دنیا کو ہمیشہ سُکھ پہونچے۔ تمہارے بول دلوں کی راحت کا موجب ہوں کہ چند میٹھے بولوں سے دلوں کو موہ لینا بڑا ہی سستا سودا ہے۔

(۹) نیکیوں کی تلقین کرتے رہو۔ عدل و انصاف کی، شجاعت و مروّت کی، احسان کی تلقین، رحم اور محبّت کی تلقین کرتے رہو کہ یہی وہ باتیں ہیں جن سے تم خیر امت ٹھہرائے گئے ہو۔

(۱۰) بدیوں سے رکنے کی تلقین کرتے رہو۔ غیبت سے، ریا سے، نخوت اور تنگدلی سے، بخل سے، فخر ومباہات سے، کبر و غرور سے، بچے رہنے کی تلقین کرتے رہو۔ تمہاری زبان گند عفونت اور بدی کو دُور کرنے والی، مٹانے والی ہو، بدی پھیلانے والی نہ ہو۔ تمہارے منہ سے وہ پھول جھڑیں جن کی مہک سے زمین و آسمان کی فضا معطر ہو جائے انسانیت کو تم پر فخر ہو اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو تم پر ناز۔

(۱۱) سچی شہادت دو کہ اس کے بغیر دنیا میں نہ عدل و انصاف قائم ہو سکتا ہے نہ تم قوامین للہ ٹھہر سکتے ہو۔

(۱۲) وعدے کرو، سچے وعدے کرو۔ زبان اور جوارح میں تضاد نہ ہو۔ زبان نے جو کہا، جوارح نے کر دکھایا۔ معصیت و گناہ کے وعدے نہ کرو بلکہ تخلّقوا باخلاق اللہ کو یاد رکھتے ہوئے "وعداً حسناً"، نیکی اور بھلائی کے وعدے کیا کرو۔ اور نیکی کے ان وعدوں کو پورا کرو کہ وعدوں کا پورا نہ کرنا دل میں نفاق کا بیج بو دیتا ہے اور منافق کا ٹھکانا جہنم کے بدترین گوشہ میں ہے۔

(ماہنامہ انصار اللہ دسمبر ۱۹۶۰ء)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالےٰ سے کامل تعلق رکھنے والے

ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں

"سچی محبت کی علامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کی فطرت میں یہ بات منقوش ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کے قطع تعلق کا اس کو نہایت خوف ہوتا ہے۔ اور ایک ادنےٰ سے ادنےٰ قصور کے ساتھ اپنے تئیں ہلاک شدہ سمجھتا ہے۔ اور اپنے محبوب کی مخالفت کو اپنے لئے ایک زہر خیال کرتا ہے۔ اور نیز اپنے محبوب کے وصال کے پانے کے لئے نہایت بے تاب رہتا ہے۔ اور بُعد اور دُوری کے صدمہ سے ایسا گداز ہوتا ہے کہ بس مر ہی جاتا ہے۔ اس لئے وہ صرف ان باتوں کو گناہ نہیں سمجھتا کہ جو عوام سمجھتے ہیں کہ قتل نہ کر، خون نہ کر، زنا نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دے۔ بلکہ وہ ایک ادنےٰ غفلت کو اور ایک ادنےٰ التفات کو جو خدا کو چھوڑ کر غیر کی طرف کی جائے ایک کبیرہ گناہ خیال کرتا ہے۔ اس لئے اپنے محبوب ازلی کی جناب میں دوام استغفار اس کا ورد ہوتا ہے اور چونکہ اس بات پر اس کی فطرت راضی نہیں ہوتی کہ وہ کسی وقت بھی خدا تعالےٰ سے الگ رہے۔ اس لئے بشریت کے تقاضہ سے ایک ذرّہ غفلت بھی اگر صادر ہو۔ تو اس کو ایک پہاڑ کی طرح گناہ سمجھتا ہے۔ یہی بھید ہے کہ خدا تعالےٰ سے پاک اور کامل تعلق رکھنے والے ہمیشہ استغفار میں مشغول رہتے ہیں۔"

(چشمہ مسیحی ص ۳۸)

اسلام میں تقسیم وراثت کے اصول اور ان کا فلسفہ

از افادات مکرم ملک سیف الرحمن صاحب استاذ الجامعہ
مرتبہ:- محمد یوسف صاحب سلیم بی اے متعلم جامعہ احمدیہ - ربوہ

(قسط نمبر ۶)

رشتہ داروں میں مساوات

قدیم مصری تہذیب میں تمام رشتہ دار وراثت میں برابر کے حصہ دار ہوتے تھے۔ کیونکہ انکی رہائش Joint family system کے طور پر تھی اور وہ مل جل کر رہتے اور اپنے میں سے کسی سمجھ دار بزرگ کو اپنا سردار بنا لیتے تھے جس کا حکم سب مانتے۔ ایسی صورت میں اس بات کی ضرورت نہ تھی کہ کسی رشتہ دار کو دوسرے پر ترجیح دی جائے لیکن یہ نظام خود اپنی موت مر گیا کیونکہ یہ انسانی ضروریات کے مطابق نہ تھا لہذا رشتہ داروں کے درجات کو وراثت میں ملحوظ رکھنا بھی ضروری ہو گیا جو زیادہ قریبی ہے اور زیادہ dependent ہے اس کو زیادہ ملنا چاہیئے جو دور کا ہے اور مورث پر اس کا زیادہ انحصار نہیں اسکو کم ملنا چاہیئے۔ الغرض سارے رشتہ داروں میں مساوات موجودہ اصول تمدن کے خلاف ہے اور اس زمانہ کی تقریباً سبھی قوموں نے اس تمدن کو ترک کر دیا ہے نیز اس اصول کا یہ بھی نقصان ہے کہ حصے اتنے تھوڑے تھوڑے ہو جاتے ہیں کہ لوگ اسے حاصل کرنے کی کوشش ہی چھوڑ دیتے ہیں پھر مرنیوالے کا تمام رشتہ داروں کی طرف ایک جیسا میلان بھی نہیں ہو سکتا اس لئے وراثت میں بھی انہیں ایک جیسا قرار نہیں دینا چاہیئے

بھائیوں اور ماں باپ میں مساوات

رومن اور فرانسیسی لاء میں مرنیوالے کے بھائی اس کے ماں باپ کے ساتھ شریک وراثت ہوتے ہیں لیکن شریعت اسلامیہ نے بھائیوں کا درجہ باپ کے بعد رکھا ہے باپ کی موجودگی میں بھائی وارث نہیں ہونگے۔ اور اگر باپ نہ ہو لیکن ماں ہو اور بھائی یا بہن ایک ہو تو ماں کو تیسرا حصہ ملے گا اور اگر دو یا دو سے زیادہ بھائی بہنیں ہوں تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا بہر حال اس صورت میں ماں کو دینے کے بعد جو باقی بچیگا اسکے وارث مرنے والے کے بھائی بہن ہونگے۔ بھائی باپ کے واسطے سے رشتہ دار بنتے ہیں اس لئے باپ کی موجودگی میں بھائی وارث نہیں ہونا چاہیئے علاوہ ازیں بیٹے پر حق باپ کے جو حقوق ہوتے ہیں وہ بھائیوں کے نہیں ہونے ماں باپ نے بیٹے کی تربیت اور پرورش میں جو تکلیفیں۔ محنتیں مشقتیں اٹھائی ہوئی ہوتی ہیں بھائیوں نے توان کا سواں حصہ بھی خدمت نہیں کی ہوتی اس لیے وہ بہر حال ماں باپ کے بعد ہی وراثت کا حق رکھتے ہیں۔ چاہیئے تو یہی تھا کہ ماں کی موجودگی میں بھی بھائیوں کو کچھ نہ ملتا لیکن ماں کے گزارے کی ذمہ داری چونکہ دوسروں پر ہے جن میں خود مرنیوالے کے بھائی بھی ہیں علاوہ ازیں وہ بالعموم دوسرے قبیلہ سے تعلق رکھتی ہے اور طبعاً اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ جائیداد کا زیادہ تر حصہ قبیلہ یا خاندان کے اندر ہی رہے اس لئے اسے بھائیوں کے لئے روک نہیں مانا گیا بلکہ وہ ایک صورت میں تیسرے حصہ کی اور دوسری صورت میں چھٹے حصہ کی مالک ہوتی ہے باقی ترکہ بھائیوں یا دوسرے عصبی رشتہ داروں کو مل جاتا ہے۔

بھائیوں میں مساوات

جیسا کہ ذکر گزر چکا ہے۔ بھائیوں کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) اعیانی یعنی سگے بھائی۔ ۲۔ علاتی یعنی باپ کی طرف سے بھائی ۳۔ اخیافی یعنی ماں کی طرف سے بھائی۔ بھائی اسی صورت میں وارث ہوتے ہیں جبکہ مرنے والے کی نہ اولاد ہو اور نہ باپ دادا یعنی نہ اس کی نسل ہو نہ اصل بلکہ وہ کلالہ ہو۔ اعیانی اور علاتی بھائی اگرچہ دونوں عصبہ ہیں لیکن حصہ لینے کے لحاظ سے اعیانی مقدم ہیں یعنی ان کی موجودگی میں علاتی بھائی وارث نہیں ہونگے۔ اخیافی بھائی ذوالفروض میں شامل ہیں اگر ایک اخیافی بھائی ہو تو اسے چھٹا حصہ ملے گا اگر ایک سے زیادہ ہوں تو مثلاً ایک بھائی اور ایک بہن ہو یا زیادہ تو ان سب کو ترکہ کا ⅓ حصہ ملے گا فرانسیسی قانون میں علاتی اور اخیافی دونوں برابر کے وارث ہیں رومن لاء میں اخیافی بھائی علاتی کے برابر ہیں ظاہر ہے کہ یہ دونوں نقطۂ ہائے نظر مرنیوالے کے رجحان کے خلاف ہیں۔ انسان کو زیادہ تعلق طبعاً سگے بھائیوں سے ہوتا ہے اس لئے ماں جائے بھائی سگے بھائیوں کے برابر نہیں ہو سکتے اس طرح رائج کے لحاظ سے بھی اختلاف ہے۔ مثلاً سگے بھائی باپ اور ماں دونوں کا حصہ پاتے ہیں لیکن باپ جائے بھائی ماں کے ترکہ میں شریک نہیں ہوتے اس لئے سگے بھائیوں کی موجودگی میں باپ جائے بھائیوں کو کچھ نہیں ملنا چاہیئے فرض کیجئے سگے بھائیوں کو سارے کا سارا مال ماں کی طرف سے ملا ہے تو اس میں باپ جائے بھائیوں کا کیا حصہ ہے کہ انہیں بھی اس ترکہ سے حصہ ملے رہی یہ صورت کہ ماں جائے بھائی باپ جائے بھائیوں کے برابر ہوں تو اس کے نتیجہ میں بعض اوقات چچے اور بھتیجے محروم ہو جاتے ہیں حالانکہ کنبہ اور قبیلہ کے لحاظ سے ماں جائے بھائی اجنبی ہوتے ہیں اور چچے اور ان کے بیٹے خاندان ہی کا حصہ ہوتے ہیں اس لئے ان کو محروم نہیں ہونا چاہیئے۔ پس اسلام نے ماں جائے بھائیوں کو جو حصہ دلایا ہے وہی عادلانہ اور منصفانہ ہے اس سے نہ تو ان کے دل میں تلخی پیدا ہوگی اور نہ دوسرے عصبی رشتہ دار محرومی سے دوچار ہونگے یہ درمیانی راہ ہے جسے اسلام نے اختیار کیا ہے

سمجھ دار مرد رشتہ دار کو ترجیح

شریعت اسلامیہ نے ایسی کسی ترجیح کو تسلیم نہیں کیا۔ قدیم مشرقی اقوام اور قدیم عرب ایسی ترجیح کے قائل تھے۔ غیر ترقی یافتہ قوموں میں اس امتیاز کا کوئی جواز مل سکے تو اور بات ہے ورنہ متمدن اقوام میں ذہنوں میں اتنا فرق نہیں ہوتا کہ ایک شخص سمجھ کی بناء پر حصہ پا جائے اور دوسرا کم سمجھ دار ہونے کی وجہ سے محروم ہو جائے اگر ہم ایسا فرق مان لیں تو نتیجہ یہ ہوگا کہ عورتیں یا کمزور بچے بڑوں کے رحم و کرم پر ہونگے ان کی زندگیاں تلخیوں کا شکار ہونگی وہ ان کے اموال میں جیسا چاہینگے تصرف کریں گے پس زیادہ بہتر یہی ہے کہ مرنیوالے کے قبیلہ کا ہر فرد اصولی طور پر اپنے اپنے حصہ کا خود نگران اور مختار ہو جیسے چاہے وہ اس میں تصرف کرے

بڑے بھائی کو دو حصے دینا

شریعت اسلامیہ نے ایسے کسی امتیاز کو روا نہیں رکھا لیکن یہودی شریعت میں بڑے بھائی کو دو حصے ملتے ہیں اور باقیوں کو ایک ایک حصہ یہ دراصل اسی تصور کا اثر ہے جس کے مطابق سمجھ دار مرد کو زیادہ حصہ ملتا ہے لیکن اس امتیاز کی وجہ سے بعض اوقات حسد اور دشمنی جنم لیتی ہے لہذا ایسی ترجیح میں فائدے کم اور نقصان زیادہ ہیں رہا ضرورت اور حاجت مند ہونے کا سوال تو بعض اوقات چھوٹا بڑے سے زیادہ ضرورتمند اور قابل امداد ہوتا ہے نیز اس میں باپ کی قائمقامی کی زیادہ اہلیت ہوتی ہے وہ زیادہ اچھی طرح مہمانوں اور آنیوالوں کی خاطر مدارات کر سکتا ہے وہ کنبہ یا قبیلہ کی ترجمانی کے بھی زیادہ اہل ہوتا ہے پس بہر حال میں بڑے کو ترجیح دینے کی کوئی معقول وجہ موجود نہیں اور اسلام کا اپنایا ہوا قانون مساوات ہی بہتر ہے۔

قائم مقامی

شریعت اسلامیہ نے بیٹے کی اولاد کو بیٹوں کی موجودگی میں حق ورثہ نہیں دیا اسی طرح مرنیوالے کے بھتیجوں کو ان کے چچاؤں کی موجودگی میں حق نہیں ملتا لیکن رومن اور فرانسیسی لاء قائمقامی کے قائل ہیں یعنی وارث کی اولاد اس کے قائمقام ہوگی گویا ورثاء کے ایک طبقہ کی موجودگی میں اس کے بعد کا طبقہ بھی شریک وراثت ہوگا بالفاظ دیگر پوتے اپنے چچوں کے ساتھ شریک وراثت ہوں گے۔ لیکن عام مذاہب اسلامیہ کے مطابق مقدم طبقہ کی موجودگی میں بعد کا طبقہ وارث نہیں ہوتا گویا قائمقامی کے اصول کو وہ تسلیم نہیں کرتے۔ البتہ بعض غیر معروف مذاہب اس بات کے قائل ہیں کہ اس قسم کے وارثوں کو بھی کسی نہ کسی طرح وراثت سے حصہ دیا جانا چاہیئے قرآن کریم میں آتا ہے

وَاِذَا حَضَرَ الْقِسْمَةَ اُولُوا الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنُ فَارْزُقُوْهُمْ مِّنْهُ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا۔

(سورۃ النساء ع)

ترجمہ:- اور جب تقسیم ترکہ کے وقت ایسے قریبی رشتہ دار (جو وراثت سے باقاعدہ حصہ نہیں پا سکتے) یا یتیم و مسکین موجود ہوں تو ترکہ میں سے انہیں بھی کچھ نہ کچھ گزارہ کے لئے دو اور ان سے نیک اور بھلی بات کرو۔

ابن حزم کہتے ہیں کہ ایسے رشتہ داروں کے حق میں وصیت کرنا فرض ہے جو کسی وجہ سے وراثت سے محروم ہو گئے ہوں مثلاً ماں باپ کافر ہوں یا اسی قسم کا کوئی اور عذر ہو۔ پس روح انصاف یہی ہے کہ پوتوں کو بالکل نظر انداز نہ کیا جائے۔ بلکہ ان کے حق میں وصیت کی جائے۔ یہودی شریعت میں اگر کوئی بھائی بے اولاد مر جائے تو اس کے زندہ بھائی پر واجب ہے کہ وہ اس

کہ بیوی کے ساتھ نکاح کرے اور اس طرح سے اس کے لئے قائم مقام پیدا کرے لیکن اسلام کے اصول اس نظریہ کی تغلیط کرتے ہیں۔

ولد الزنا کی وراثت

علامہ ابن رشدؒ نے لکھا ہے کہ ولد الزنا کے وارث ہونے میں اختلاف ہے بعض اس کو باپ کا وارث مانتے ہیں اور بعض انکار کرتے ہیں۔ یہودی شریعت اُسے وارث قرار دیتی ہے۔ اسی طرح فرانسیسی قانون میں ناجائز اولاد وارث تو ہے ۔ ۔ ۔ ۔ لیکن جائز اولاد کے بعد ان کا درجہ ہے۔ عجیب بات ہے کہ شریعت یہود یہ آسمانی شریعت ہونے کے باوجود ولد الزنا کے حق وراثت کو تسلیم کرتی ہے۔ حالانکہ یہ ایک رنگ میں زنا کے وجود کو تسلیم کرنا اور اس کے لئے قانونی جواز تلاش کرنا ہے۔ علاوہ ازیں زانیہ کا تعلق ایک ہی آدمی سے نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے بھی یہ یقینی طور پر معلوم نہیں ہو سکتا کہ کس کا نطفہ ہے اس لئے یہ امر مشکل ہے کہ ایسے بچہ کو کسی مرد کا وارث بنایا جائے۔ ہاں وہ اپنی ماں کا وارث ہے۔ یہی حکم متبنّیٰ کا ہے۔ عرب میں اس کا رواج تھا۔ لیکن اسلام نے اسے تسلیم نہیں کیا۔

اختلاف مذہب کی بنا پر وراثت سے محرومی

اس بات پر اکثر کا اتفاق ہے کہ کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا۔ حدیث میں آتا ہے کہ نہ مسلمان کافر کا وارث بن سکتا ہے اور نہ کافر مسلمان کا۔ اکثر علمائے اسلام کا یہی مسلک ہے لیکن معاذ بن جبلؓ۔ حضرت معاویہؓ، سعید بن المسیبؒ اور بعض دوسرے علماء کہتے ہیں کہ مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے۔ انہوں نے اس کی بنیاد نکاح پر رکھی ہے۔ یعنی جس طرح ہم کافر عورتوں سے نکاح کر سکتے ہیں اسی طرح ہم کافر کے وارث بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن نص کی موجودگی میں قیاس سے کام لینا درست نہیں جس طرح شریعت اسلامیہ میں اختلاف دین محرومیٔ وراثت کا موجب ہے۔ اسی طرح فرانسیسی قانون میں اختلافات دارین وراثت سے محرومی کا باعث ہے۔ اسلام کا بھی اسی بارہ میں یہی نظریہ ہے۔ یہودی شریعت کی رو سے ایک یہودی غیر یہودی کا وارث ہو سکتا ہے لیکن الٹ نہیں ہو سکتا بہرحال اسلام کا عام قانون نہ صرف عادلانہ ہے بلکہ مساوات پر مبنی ہے۔

دراصل اختلاف دین کی بنا پر قدرتی طور پر معاشرہ بدل جاتا ہے۔ مال کی افزائش اور پیداوار میں ایک دوسرے کے تعاون اور شفقت کی یکجہتی جو وراثت کی بنیاد ہے اس اختلاف کی وجہ سے مفقود ہو جاتی ہے پس عام اصول کے لحاظ سے تو دو مختلف مذہب رکھنے والے شخص ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی

شریعت کا کام تمدنی مشکلات کو دور کرنا بھی ہوتا ہے۔ اور وہی قانون دیرپا ثابت ہوتا ہے جو [illegible] یعنی لچک دار ہو۔ پس اگر ہم بہرحال میں اس قاعدہ کو دائمی مان لیں تو اس سے ہماری تبلیغ میں زبردست روک پیدا ہو سکتی ہے۔ کیونکہ پھر محرومیٔ وراثت کے ڈر سے کوئی غیر مسلم مسلمان نہ ہوگا۔

بیٹوں کی وجہ سے بیٹیوں کا محروم ہونا

اسلامی شریعت میں بیٹوں اور پوتوں کی موجودگی میں بیٹیاں وارث ہوتی ہیں۔ بیٹے کو دو اور بیٹی کو ایک حصہ ملتا ہے۔ اور پوتے کے موجود ہونے کی صورت میں بیٹی کو کل ترکہ کا نصف ملتا ہے۔ اور اگر صرف دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں موجود ہوں تو وہ ⅔ حصہ کی وارث ہوتی ہیں۔ یہودی شریعت میں ایسی حالت میں بیٹیاں وارث ہی نہیں ہوتیں۔ قدیم مشرقی اقوام کا بھی یہی قانون تھا۔ کیونکہ وہ عورتوں اور بچوں کو وارث نہیں مانتے تھے۔ ان کے ہاں تقسیم وراثت کی بنیاد لڑائیوں میں شامل ہو کر کارہائے نمایاں دکھانے والوں پر تھی۔ اس قانون میں عورت کا درجہ کم قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہ مردوں کے ساتھ مساوی درجہ رکھتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے درمیانی راہ اختیار کر کے عورت کو وراثت سے محروم ہونے سے بچایا ہے۔ نہ تو اسے بالکل محروم قرار دیا اور نہ ہی رومن اور فرانسیسی لاء کی طرح مساوات تسلیم کی ہے۔ کیونکہ عورت پر زیادہ ذمہ واری نہیں۔ اس کی ضروریات قلیل اور اس کے اخراجات کا مرد کفیل ہوتا ہے۔ پس ان حالات میں نہ تو عورت کو محروم کرنا اچھا ہے اور نہ ہی اسے حد سے زیادہ اہمیت دینا مناسب ہے۔ غرض اسلامی نقطۂ نگاہ اعتدال پر مبنی ہے۔ (باقی)

اعلان گمشدہ

میرا بچہ سید محمود احمد شاہ احمدی بعمر ۱۵ سال متعلم جماعت ہشتم مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۶۰ء کو جی۔ ڈی۔ ایس ایبٹ آباد سے نوشہرہ کا ٹکٹ لے کر روانہ ہوا تھا۔ تا حال اس کا کوئی پتہ نہیں ہے کہ کہاں ہے۔ اس کی والدہ اور گھر والے بہت پریشان ہیں۔ عزیز اگر خود یہ اعلان پڑھے تو فوراً گھر واپس آ جائے۔ اور اگر احباب جماعت کو اس کا علم ہو تو اس کو گھر بھجوانے کی کوشش فرمائیں نیز بذریعہ تار اس کی اطلاع دیں تا تشویش دور ہو۔

سید احمد زمان شاہ احمدی (پنشنر) سب انسپکٹر پولیس مقام و ڈاکخانہ دانہ براستہ ایبٹ آباد

وقف جدید کا مالی سال ۳۱ دسمبر کو ختم ہو رہا ہے

صدر صاحبان و سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں ضروری گزارش

وقف جدید کا مالی سال ۳۱ دسمبر ۱۹۶۰ء کو ختم ہو رہا ہے جملہ امراء کرام اور صدر صاحبان و سیکرٹری صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی جماعت کے حساب کا جائزہ لے کر بقیہ رقوم وصول کر کے جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ وعدہ کنندگان کے حسابات پورے طور پر صاف ہو جائیں۔ اور مورخہ ۲۵/۱۲ کو آپ کی جماعت کا نام دعا کے لئے حضور اقدس کی خدمت میں پیش کیا جا سکے۔

(وقف جدید۔ ربوہ)

ضروری اعلان

کوئی صاحب ایک سوٹ کیس کسی دوسرے آدمی کو یہ کہہ کر دے گئے تھے کہ یہ سوٹ کیس پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے گھر پہنچا دیا جائے۔ یہ سوٹ کیس چند دنوں سے خاکسار کے گھر میں پڑا ہے۔ لیکن اس کے متعلق خاکسار کو کوئی علم نہیں کہ یہ کس نے دیا ہے۔ اور کیوں دیا ہے اور کس کو پہنچانا ہے۔ اگر کسی دوست کا ہو یا اس کے متعلق علم ہو تو وہ نشانی بتا کر اور ہماری تسلی کرا کے لے جا سکتے ہیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

نظارت اصلاح و ارشاد کے وفد کی واپسی

نظارت اصلاح و ارشاد کے وفد نے ۵ اکتوبر سے جماعتوں کا دورہ شروع کیا تھا اور یکم دسمبر کو ختم کیا۔ وفد نے جماعتوں سے متعلقہ حالات کی رپورٹ دے دی ہے۔ وفد نے جو ہدایات جماعتوں کو دیں اور دینی معلومات اور اصلاح و ارشاد سے متعلقہ امور کی طرف توجہ دلائی۔ تفصیل سے وفد کی رپورٹ میں اس کا ذکر ہے۔ نظارت اصلاح و ارشاد جماعتوں سے امید کرتی ہے کہ وہ ان امور دینداری اور اسلامی اخلاق کی طرف خاص توجہ دیں گی تاکہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا مقصد پورا ہو۔ نیز نظارت تمام جماعتوں کا شکریہ ادا کرتی ہے کہ انہوں نے ہمارے وفد سے عمدہ تعاون فرمایا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

دعائے مغفرت

مورخہ ۹/۱۲ کو مکرم چوہدری دلاور خانصاحب (مہاجر از کھٹیا نہ ضلع ہوشیار پور) چک ۴۸ ج ب ضلع لائلپور میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت بزرگ اور عمر رسیدہ تھے۔ آپ موصی تھے۔ جنازہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے گیارہ دسمبر کو پڑھایا اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ احباب مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشیر احمد ہوشیار پوری حال چک ۴۸ ج ب ضلع لائلپور)

قابلِ تقلید نمونہ

ماہنامہ انصار اللہ کی خریداری کے سلسلہ میں جناب شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ کو تحریک کی گئی تھی کہ از راہِ کرم ماہنامہ انصار اللہ کے پچیس خریدار مہیا فرمائیں۔ انہوں نے اس گذارش پر فوری توجہ فرمائی اور پچیس کی بجائے ستائیس خریدار مہیا فرمائے اور جملہ ان کی رقوم اور پتہ جات بھجوا دیئے۔ اس کے لئے ہم محترم شیخ صاحب اور مکرم محمد عیسٰی جان صاحب کے بیحد ممنون ہیں۔

دیگر جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش ہے کہ وہ اس نیک کام میں ہم سے تعاون فرمائیں اور ماہنامہ انصار اللہ ایسے اعلیٰ پایہ کے تربیتی رسالہ کے زیادہ سے زیادہ خریدار مہیا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی ان کوششوں میں برکت دے۔ آمین

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

اعتماد:۔ حسبِ سابق امسال بھی احباب جماعت کی سہولت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کا دفتر تقاریر کے اوقات میں نزد جلسہ گاہ کھولا جائے گا۔ جہاں سے احباب ضروری معلومات کے علاوہ رسالہ خالد اور رسالہ تشحیذ الاذہان حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اپنے حسابات دیکھ سکتے ہیں تقاریر کے اوقات کے علاوہ دفتر مرکزیہ مندرجہ ذیل اوقات میں کھلا رہے گا

ا۔ ۲۳ دسمبر سے ۲۵ دسمبر تک صبح آٹھ بجے سے رات آٹھ بجے تک

ب۔ ۲۶ دسمبر سے ۲۸ دسمبر تک صبح سات بجے سے ساڑھے نو بجے تک۔
شام چار بجے سے رات آٹھ بجے تک

ج۔ ۲۹ دسمبر سے ۳۱ دسمبر تک۔ صبح آٹھ بجے سے رات آٹھ بجے تک

مندرجہ بالا اوقات دفتر مرکزیہ کی اپنی عمارت میں دفتری کام سے متعلق ہیں۔ تقاریر کے وقت نزد جلسہ گاہ علیحدہ دفتر قائم ہوگا۔

عمومی } جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خدمت کے لئے والنٹیرز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لئے پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے۔ بیرونی خدام کو اس موقعہ پر زیادہ سے زیادہ تعداد میں اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔ ربوہ پہنچتے ہی اپنے اسماء اور کوائف سے دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں اطلاع دیں۔ مناسب ہوگا کہ فہرست فوری طور پر بھجوا دیں۔ تا ابھی سے مناسب خدمت کی تعیین کر دی جائے۔

تحریک جدید } جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مختلف زبانوں میں تقاریر کا ایک دلچسپ پروگرام خدام الاحمدیہ کے شعبہ تحریک جدید کے انتظام کے ماتحت کیا جا رہا ہے اس بارہ میں تفصیلی اعلان الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔

خدمت خلق } مجلس جھنگ صدر کی طرف سے حضور کی صحت و سلامتی کے لئے دو بکرے بطور صدقہ دیئے گئے

شعبہ تجنید } (۱) مجالس خدام الاحمدیہ کی فہرستیں معہ مندرجہ ذیل کوائف جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں (۱) نمبر شمار (۲) نام (۳) ولدیت (۴) تاریخ پیدائش (۵) موجودہ عمر (۶) تعلیم (۷) کیا فارم رکنیت پر کیا ہے یا نہیں (۸) اگر پر کیا ہے تو ابتداءً کس مجلس میں کیا تھا (۹) دیگر کوائف۔

(۲) جن خدام نے ابھی تک رکنیت فارم پر نہیں کئے۔ ان سے فوری طور پر فارم رکنیت پر کروا کر مرکز میں ارسال کئے جائیں۔ پہلے سے کوئی فارم پر نہ کیا جائے۔ اگر مطبوعہ فارموں کی ضرورت ہو تو مرکز سے منگوا لیں۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اسلام کا ایک اہم رکن۔ زکوٰۃ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں ایک خاصی تعداد ایسے افراد کی ہے جن کو اللہ تعالیٰ نے دینی اموال کے ساتھ دنیاوی اموال سے بھی نوازا ہوا ہے اور ان پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہی فضل ہے کہ ان میں سے ایک بڑی اکثریت کو زکوٰۃ کی ادائیگی کی توفیق ملتی ہے۔ لیکن چند احباب ایسے بھی ہیں جو یا تو مسئلہ سے ناواقفیت کی وجہ سے اور یا عدم توجہ سے زکوٰۃ ادا کرنے میں غفلت کر جاتے ہیں۔ ادائیگی زکوٰۃ کی اہمیت اس سے ظاہر ہے کہ قرآن پاک میں جہاں بھی نماز کا حکم آیا ہے اس کے ساتھ ادائیگی زکوٰۃ کی بھی تاکید فرمائی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کچھ لوگوں نے زکوٰۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے خلاف تلوار اٹھائی۔ تاریخ اسلام میں صرف یہی ایک واقعہ ہے جبکہ اسلام کے کسی فریضہ کے ادا کرنے سے انکار پر تلوار اٹھائی گئی ہو۔ اس سے ظاہر ہے کہ اسلام نے زکوٰۃ کی ادائیگی کو کس قدر اہمیت دی ہے۔

پس احباب جماعت (جن پر زکوٰۃ واجب ہے) اسلام کے اس اہم رکن کی ادائیگی کی طرف خاص توجہ فرمائیں۔ صدران جماعت و سیکرٹریان مال مہربانی کر کے افراد جماعت کو مسئلہ زکوٰۃ سے باخبر کریں۔

(ناظر بیت المال۔ ربوہ)

الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ اور پتہ خوشخط لکھا کریں! (مینجر)

کتاب "شان خاتم النبیین" پر
مکرم سید حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری کا تبصرہ

"الحمد للہ کہ میں نے جو کتاب کبھی بصورت مسودہ دیکھی اور سنی تھی آج وہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر نور افزائے نظر اور راحت بخش دل و دماغ ہے۔ اس تصنیف لطیف کے مضامین نہایت اہم ۹۰ عنوانوں کے ذیل میں دو سو آٹھ صفحات پر پھیلے ہوئے ہیں۔ ان میں جو بحثیں کی گئی ہیں وہ آیاتِ قرآنیہ، احادیث نبویہ، تفاسیر معتبرہ، لغت و محاورہ عرب اور اقوال ائمہ کو ملحوظ رکھ کر کی گئی ہیں۔ یوں تو اس کتاب کی تمام بحثیں نہایت فاضلانہ و محققانہ ہیں۔ لیکن الفاظ خاتم النبیین کے حقیقی و مجازی معنوں کی تحقیق اور آیت شریفہ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ الخ کی تفسیر سے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے وہ خصوصیت سے قابلِ دید ہے۔

اس کتاب میں قیمتی معلومات اور گرانقدر حوالجات کا اچھا ذخیرہ موجود ہونے کے علاوہ مولوی محمد شفیع صاحب مفتی دیوبند اور مولوی محمد ادریس صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کے ان خاص خاص اعتراضات و شبہات کا ازالہ بھی بڑی خوبی اور خوش اسلوبی سے کیا گیا ہے جو حضرات موصوف الصدر نے الفاظ خاتم النبیین کے معنوں پر وارد کر کے اور بہت قوی و اہم اور ناقابلِ جواب سمجھ کر بڑے ناز و تعلّی کے ساتھ بزعمِ جواب اپنی کتب میں پیش کئے تھے۔

اس کتاب میں حدیث لانبی بعدی اور اسی مفہوم کی اور احادیث پر بھی سیر کن بحث کر کے دکھایا ہے کہ سیاقی عبارت سے ان کے کیا معنے ظاہر ہوتے ہیں۔ اور صحابہ کرامؓ و اکابر علمائے امت نے ان کا مطلب کیا سمجھا اور بیان کیا ہے اور اس کے خلاف جو مطلب اب بیان کیا جاتا ہے وہ قرآن و حدیث کے علاوہ خود بیان کرنے والوں کے مسلّمات کے بھی خلاف ہے۔

جو اصحاب الفاظ خاتم النبیین کے معنوں کی علمی تحقیق کا ذوق رکھتے ہوں ان کے لئے عموماً اور جن حضرات کی نظر سے علمائے موصوف الصدر کی کتب یا اسی موضوع پر کسی اور عالم کی تصنیف گذری ہو ان کے لئے خصوصاً اس کتاب "شان خاتم النبیین" کا مطالعہ بھی ضروری ہے۔

دلی تمنا و دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصنف کی اس خدمت کو قبول فرمائے اور ان کی کتاب کو نافع الناس بنائے۔ اور کثیر سے کثیر مخلوق الٰہی اس سے فائدہ اٹھائے آمین یا رب العلمین"

خاکسار حافظ مختار احمد شاہجہانپوری عفا اللہ عنہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے ——— لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل کو مندرجہ ذیل کام کے لئے نظر ثانی شدہ شیڈول آف ریٹ پر مبنی شرح فی صد نرخ کے سربمہر ٹنڈرز مقررہ فارموں پر ۲۹ دسمبر ۱۹۶۰ء کے ساڑھے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں۔ یہ فارم اس دفتر سے درج بالا تاریخ کے ساڑھے گیارہ بجے تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ ٹنڈرز اسی روز ساڑھے بارہ بجے برسرعام کھولے جائیں گے۔

کام	تخمینہ لاگت مع شرح ٹنڈرز	زر ضمانت جو ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر لاہور کے پاس جمع کرانا ہوگا	عرصہ تکمیل کام
۱ - آئی او ڈبلیو وزیر آباد سیکشن میں دروازوں اور کھڑکیوں کی مرمت	روپے ۱۹۰۰۰/-	روپے ۴۰۰/-	چھ ماہ

۲ - صرف وہی ٹھیکیدار جن کے نام ٹھیکیداروں کی منظور شدہ فہرست میں درج ہوں ٹنڈر داخل کریں جن ٹھیکیداروں کے نام اس ڈویژن کی منظور شدہ فہرست میں درج نہ ہوں۔ انہیں چاہیئے کہ وہ ۲۹ دسمبر ۱۹۶۰ء سے قبل اندراج کے ضروری کاغذات یعنی مالی حالت، اور تجربہ سے متعلق سندات اپنے ہمراہ لا کر اپنے نام رجسٹرڈ کروا لیں۔

۳ - تفصیلی شرائط دیگر کوائف نرخوں کا نظر ثانی شدہ شیڈول اور پلان وغیرہ دفتر میں ایام کار میں سے کسی روز بھی آکر دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے کا محکمہ کم سے کم لاگت کا یا کوئی ٹنڈر منظور کرنے کا پابند نہ ہوگا۔ یہ امر ٹھیکیداروں کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر ضمانت ۲۹ دسمبر ۱۹۶۰ء سے قبل ڈویژنل پے ماسٹر این ڈبلیو آر کے پاس جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداروں کو چاہیئے کہ وہ پرسنٹیج ریٹ مکمل اعداد میں درج کریں۔ کسور پر مشتمل نرخ مسترد کئے جا سکیں گے۔

(ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور)

نارتھ ویسٹرن ریلوے ——— ملتان ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ این ڈبلیو آر ملتان کو مندرجہ ذیل کاموں کے لئے شیڈول ریٹ کے سربمہر ٹنڈر ۲۴ دسمبر ۱۹۶۰ء کے بارہ بجے دوپہر تک مطلوب ہیں یہ ٹنڈر اسی روز سوا بارہ بجے دوپہر برسرعام کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	کام	لاگت	زر ضمانت	عرصہ تکمیل کام
۱	ملتان چھاؤنی کے ریلوے ہسپتال میں مریضوں کے لئے انتظار کے کمرے کی تعمیر	روپے ۲۱۰۰۰/-	روپے ۴۵۰/-	دو ماہ
۲	مظفر آباد میں تیسری running line کی تعمیر	۱۸۰۰۰/-	۳۵۰/-	دو ماہ
۳	ریاض آباد اسٹیشن کی "ڈی" کلاس سے "بی" کلاس میں تبدیلی	۳۵۰۰۰/-	۷۰۰/-	تین ماہ
۴	تاتی پور میں ریلیف سائیڈنگ کو لوپ میں تبدیل کرنا	۱۵۰۰۰/-	۳۰۰/-	ڈیڑھ ماہ
۵	مظفر آباد تیسرے درجے کے مسافر ہال کی تعمیر	۱۵۰۰۰/-	۳۰۰/-	ڈیڑھ ماہ
۶	پیپلاں میں " "	۱۴۰۰۰/-	۳۰۰/-	ڈیڑھ ماہ
۷	چناب ویسٹ بنک اسٹیشن کو "ڈی" کلاس سے "بی" کلاس میں تبدیل کرنا	۱۸۰۰۰/-	۳۵۰/-	دو ماہ
۸	ملتان سیوریج سکیم کی تعمیر	۲۰۰۰۰/-	۴۰۰/-	تین ماہ
۹	چانی گوٹھ میں ریلیف سائیڈنگ کو لوپ سے بدلنا	۷۶۰۰۰/-	۱۵۰۰/-	پانچ ماہ

ٹنڈرز لازمی طور پر مقررہ فارموں پر ہی داخل کئے جائیں۔ یہ فارم دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے ۲۴ دسمبر ۱۹۶۰ء کے دس بجے دن تک ایک روپیہ فی فارم کے حساب سے حاصل کئے جا سکتے ہیں فارموں کی قیمت واپس نہیں کی جائے گی

صرف منظور شدہ ٹھیکیدار ہی ٹنڈرز داخل کریں۔ ایسے ٹھیکیدار جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداروں کی فہرست میں درج نہ ہوں انہیں چاہیئے کہ وہ ۲۰ دسمبر ۱۹۶۰ء سے پہلے اندراج کے لئے درخواست دیدیں انہیں اپنی درخواستوں کے ساتھ سندات کی کسی گزیٹڈ افسر سے تصدیق شدہ نقول بھی منسلک کرنی چاہئیں یہ سندات سابقہ تجربے اور موجودہ مالی حالت سے متعلق ہونی چاہیئے۔

تفصیلی شرائط اور دیگر کوائف دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے درخواست پیش کرکے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(برائے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ملتان)

مخزن معارف

یعنی "خلاصہ تفسیر کبیر" مؤلفہ پیر معین الدین کے متعلق

مکرم و محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کی رائے:- "اس طریق سے ان لوگوں کے لئے جنہیں تفسیر کبیر میسر نہ آسکتی ہو۔ یا جو کم کم وقت میں اس کے مغز اور معارف پر مطلع ہونا چاہتے ہوں ایک نہایت آسان ذریعہ مہیا ہو گیا ہے"

خدا تعالےٰ کے فضل سے سورہ یونس تا کہف والی ہزار صفحات کی معرکۃ الآراء جلد کا جو سو سو روپے میں بکی ہے اور اب بالکل نایاب ہے، اور پورے آخری پارہ کی اٹھارہ سو صفحات پر مشتمل چاروں جلدوں کا جو قرآنی معارف کا بے بہا خزانہ ہیں خلاصہ الگ الگ شائع ہو چکا ہے۔ قیمت فی جلد اٹیل کلاتھ -/5

نوٹ:- تیسری جلد جس میں پہلے پارہ کے نو رکوع والی جلد کے علاوہ باقی ساری مطبوعہ تفسیر کبیر کا خلاصہ آجائیگا انشاءاللہ جلسہ پر مل سکیگی (قیمت -/7 روپیہ ہوگی) ملنے کا پتہ:- فضل برادرز گولبازار - ربوہ۔

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق کتب

خرید فرماتے وقت

احمد برادرز گولبازار ربوہ

کو یاد رکھیں!

نور کاجل

جلسہ سالانہ کے ایام میں خاص رعایت نور کاجل کی چھ شیشی خریدنے والے کو ۲ فی شیشی اور ایک درجن خریدنے والے کو ۴ فی شیشی کمیشن دیا جائیگا۔

مینجر خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ

الشرکۃ الاسلامیہ آپکا قومی ادارہ ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق ہر قسم کی کتب اپنے قومی سرمائے سے قائم شدہ الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ سے خرید فرمائیں۔

چیئرمین

الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ گولبازار ربوہ

کراکری کٹلری - ہوزری سوتی و اونی

ہر قسم سامان اسپورٹس اور منیاری

داؤد جنرل اسٹور ربوہ

سے مناسب اصول خرید فرمائیں!

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری محمد حسن صاحب پی۔سی۔ایس افسر مال باختیار سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ ۳ فک الرہن واقعہ موضع احمد یار سیال تحصیل شورکوٹ

محمد۔ مراد۔ نواب پسران سمال۔ قاسم رمضان منظور۔ جیونہ پسران سلطان قوم چدھڑ سکنہ موضع چدھڑ تحصیل شورکوٹ بنام لسا نولہ رام۔ شیورام۔ بسنت رام پسران جیونہ رام غیر مسلم حال بھارت۔

درخواست فک الرہن کھاتہ ۱۰۹ کا ۵/۱۲ حصہ بقدر ۔۔۔ کنال جمعبندی ۱۹۵۶-۵۷ء مندرجہ بالا میں لسا نولہ رام وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں۔ جو کہ اب ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں جن پر اب آسانی سے تعمیل ہوتی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۱۰/۱/۶۱ کو بوقت ۹ بجے صبح مقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

آج مورخہ ۱۲/۶۰ بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

ضروری توجہ کیلئے:- جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے احباب ربوہ میں داخل ہوتے وقت قابل محصول اشیاء کا محصول خود بھی ادا کریں اور دیگر احباب کو بھی اسکی پابندی کیطرف توجہ دلائیں

(دفتر ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

والشافی

مفید! مفید!

"پہلی دواء"

ہر مرض کی پہلی دواء

ایک عرصہ کی ریسرچ کے بعد ہم دنیا کے سامنے ایک ایسی عظیم الشان دواء پیش کر رہے ہیں جو بفضلہ تعالیٰ قریباً تمام نئی اور شدید امراض کا فوری طور پر قلع قمع کر دیتی ہے پرانی اور پیچیدہ امراض میں تو ہومیو پیتھی کے انتہائی بلند معیار کو ایک دنیا تسلیم کر چکی ہے۔ لیکن نئی اور بکدم شدت سے آنے والی امراض میں اس جدید میڈیکل سائنس کی زود اثری سے ابھی بہت کم لوگ واقف ہیں "پہلی دواء" انشاء اللہ تعالیٰ اس میدان میں بھی ہومیو پیتھی کا سکہ بٹھا دیگی۔ یہ دواء بہ تیزی سے نئی امراض کو ختم کرتی ہے اس کا صحیح اندازہ اسکے استعمال سے ہی ہو سکتا ہے۔

مندرجہ ذیل امراض کے لئے اسکی تین خوراکیں (جو عموماً کافی رہتی ہیں) مفت حاصل کریں۔

سر درد۔ کان درد۔ دانت درد۔ سینہ کا درد۔ اعصابی درد۔ کھانسی۔ زکام۔ بخار۔ انفلوئنزا۔ نمونیہ ہر قسم کی نئی سوزش مثلاً گلے کی سوزش۔ دماغی پردوں کا ورم یعنی سرسام۔ کن پیڑے۔ غدود کا پھولنا۔ پھوڑا پھنسی وغیرہ (جبکہ صرف اجتماعِ خون ہو پیپ اور مواد کی نوبت نہ آئی ہو) مثانے کی سوزش کی وجہ سے پیشاب کی بندش اور سردی لگنے سے پیدا ہونیوالی ہر قسم کی تکالیف وغیرہ۔

نرخنامہ:- ایک ڈرام (۱۲ خوراک) -/۱۲/- دو ڈرام -/۱۲/- چار ڈرام -/۸/۱ ایک اونس ۸ ڈرام -/۸/۲ علاوہ محصولڈاک و پیکنگ ایک درجن شیشی پر کمیشن ۲۵ فیصدی۔

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی غلہ منڈی ربوہ

خوشخبری

ساکنین ربوہ اور جلسہ سالانہ پر تشریف لانیوالے دوستوں کی سہولت کے لئے مشہور و معروف ایگل برانڈ میسر چائنہ ورکس کی کراکری کا سٹال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں لگایا جا رہا ہے۔ جس سے ہر قسم کی کراکری سفید پلین۔ براؤن۔ فیروزی۔ گولڈن اور سلیٹی شیڈدار نئے ڈیزائن کے ٹی سیٹ۔ ڈنرسیٹ بارعایت خرید فرمائیں۔

(مینجر میسر چائنہ ورکس جی۔ٹی روڈ اقبال پارک گجرات)

اعلان

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ہم نے جلسہ سالانہ کیلئے آج سے ایڈوانس بکنگ شروع کر دی ہے احباب تکلیف اور رش سے بچنے کے لئے اڈہ واقعہ بل روڈ پر تشریف لاکر ایڈوانس ٹکٹ حاصل کر لیں۔

مینجر طارق ٹرانسپورٹ کمپنی فون نمبر ۶۴۳۳۷

لیڈر بقیہ صفحہ ۲

ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا۔ اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھیرایا +

(پیغام صلح صفحہ ۱۰-۱۱)

قطعات برائے فروخت

ایک ایک کنال کے دو قطعات قابل فروخت ہیں۔ دونوں قطعات ۶۰ فٹ کی سڑک پر مجوزہ مسجد اقصیٰ و جلسہ گاہ کے عین سامنے واقع ہیں پانی میٹھا ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں یا زبانی بات چیت کریں۔

ب بمعرفت ڈاکٹر بشیر احمد گولبازار ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴